بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِيۡمِ　　نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

خروج دَجّال اورنزول مسیح ابن مریم

قَالَ هٰذَارَحۡمَةٌمِّنۡ رَّبِّیۡ فَاِذَاجَآءَ وَعۡدُ رَبِّیۡ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ حَقًّا☆وَتَرَكۡنَا بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ وَنُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰهُمۡ جَمۡعًا☆وَعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ يَوۡمَئِذٍ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ عَرۡضًا۔(الکھف۔۹۹ تا۱۰۱)

اُس نے کہا یہ میرے ربّ کی رحمت ہے، پس جب میرے ربّ کا وعدہ آ جائیگا تو وہ اِسے (زمین) ہموار کردے گا اور میرے ربّ کا وعدہ سچا ہے اور اس دن ہم اُنہیں ایک دوسرے کے خلاف جوش سے حملہ آور ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونکا جائے گا تب ہم اُن کو اکٹھا کردیں گے اور اس دن ہم جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لے آئیں گے۔

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ۱۸۹۱ء میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ آنخضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمارے مہدی کا یہ نشان ہوگا کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو اللہ تعالیٰ چاند سورج گرہن کے مخصوص ایام میں چاند کو پہلی رات اور سورج کو درمیان والے دن گرہن کرے گا اور مزید فرمایا کہ یہ واقعہ ایک ہی ماہ صیام میں رونما ہوگا۔ حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مہدویت کے بعد آنخضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۱۱ء ہجری بمطابق ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء بروز جمعرات چاند گرہن ہوا اور اسی ماہ رمضان کی اٹھائیس تاریخ بمطابق ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن ہوا۔ گرہن کا یہ واقعہ ۱۸۹۵ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی دہرایا گیا۔ اب جس خدا نے حضرت مرزا صاحب کو امام مہدی بنایا اس نے آپکی صداقت کو ظاہر کرنے کیلئے چاند سورج گرہن کا نشان بھی دکھایا۔ اور یہ نشان ایسا عظیم تھا کہ کوئی جھوٹا مدعی مہدویت اپنی طاقت کے ساتھ ایسا نشان نہیں دکھا سکتا تھا۔ جن لوگوں کے دل میں ایمان اور تقویٰ تھا انہوں نے تو فوراً حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مہدویت قبول فرمالیا اور جنکے دلوں میں تکبر تھا اور وہ جونور کی بجائے تاریکی سے محبت رکھتے تھے وہ آپکے دعوی پر ایمان نہ لائے۔ جیسا کہ میں ازیں پیش اپنے مضامین میں بتا چکا ہوں کہ امت محمدیہ میں پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک فرد امت یعنی حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مریمی روحانی مقام بخشا اور پھر آپ میں اپنی طرف سے سچائی کی روح پھونکی اور آپ کو ایک زکی غلام (ابن مریم) کی بشارت عطا فرمائی اور یہ سارا واقعہ بالکل اِسی طرح ہوا جس طرح پہلے موسوی سلسلہ میں حضرت مریمؑ کیساتھ ہوا تھا۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ فرماتے ہیں۔

(۱) ''ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی ان بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کردیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنافی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی روپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل انہیں وہ مرتبہ ظلی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اس صورت میں بلاشبہ اُنکا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہوکر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔ اس لئے وہ جز اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظلی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی روحانی یگانگت کی راہ سے متمم و مکمل ہیں اور اُن کو اُنکے پھلوں سے شناخت کرو گے۔'' (روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷)

(۲) ''اب یہ سوال بھی قابل حل ہے کہ مسیح ابن مریم تو دجّال کیلئے آئے گا۔ آپ اگر مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوکر آئے ہیں تو آپکے مقابل پر دجّال کون ہے؟ اس سوال کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض احادیث کی رو سے وہ موعود بھی ہو۔ اور کوئی ایسا دجّال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجّال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔'' (ایضاً۔ جلد۳ صفحہ ۳۶۲)

احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنخضرت ﷺ نے اپنے بعد ایک دجّال کے خروج کی خبر دی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسیح ابن مریم دمشق کے مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس دو زرد چادروں میں لپٹے ہوئے، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لائیں گے۔ دجّال، مسیح ابن مریم کی دُعا اور دلائل و براہین سے ہلاک ہوگا۔ آنخضرت ﷺ نے نہ صرف دجّال کا ذکر فرمایا بلکہ اس کی مخصوص علامات بھی بیان فرمائیں تا کہ لوگوں کو اُسکی پہچان میں کوئی اشکال نہ رہے۔ دجّال کا لفظ دجل سے مشتق ہے اور دجل کے معنی کسی چیز کو ڈھانکنے اور ملمع سازی کے ہوتے ہیں۔ زیادہ جھوٹ بولنے والے کو بھی دجّال کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت کی وجہ سے ساری دنیا پر پھیل جانے والے اور سامان تجارت اور حرب سے

روئے زمین کوڈھانک لینے والے گروہ کوبھی دجّال کہتے ہیں۔اور یہ صفات عیسائی قوم کے دینی اور دینوی علماء میں موجود ہیں جوحضرت عیسیٰؑ کوخدا بنانے کے سب سے بڑے جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ان مغربی اقوام کا مذہبی نام دجّال ہے اور سیاسی قوت وطاقت کے لحاظ سے اُنہیں یاجوج ماجوج کا نام دیا گیا ہے۔آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱)''وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُحَدِّ ثُكُمْ حَدِیْثًاعَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اَنَّهٗ اَعْوَرُوَاَنَّهٗ یَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارُوَاِنِّیْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَبِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔''(مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ۳۳)

ترجمہ۔ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں دجّال کے متعلق ایسی خبردوں جو کسی نبی نے اپنی اُمت کونہیں دی۔ بیشک وہ کانا ہے اور بیشک اُس کے ساتھ جنت اور آگ کی مثل ہوگی جسکو وہ جنت کہے گا آگ ہوگی۔میں تم کو اُس سے ڈراتا ہوں جس طرح نوحؑ نے اپنی قوم کوڈرایا تھا(متفق علیہ)۔

(۲)''وَعَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌتُحْرِقُ وَاَمَّاالَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ نَارًافَمَاءٌ بَارِدٌعَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاهُ نَارًافَاِنَّهٗ مَاءٌعَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔''(مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ۳۳)

ترجمہ۔حذیفہؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دجّال نکلے گا اُسکے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔جس کو لوگ پانی دیکھ رہے ہونگے وہ آگ ہوگی،جلائے گی اور جس کو لوگ آگ دیکھ رہے ہوں گے وہ شیریں ٹھنڈا پانی ہوگا۔تم میں سے جو اُس کو پالے وہ اُس کی آگ میں واقع ہو کیونکہ وہ شیریں ٹھنڈا عمدہ پانی ہے(متفق علیہ)۔

(۳)''وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَیَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ یَهْلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔''(مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ۳۸)

ترجمہ۔ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا دجّال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا اِرادہ کرے گا اُحد کے پیچھے اُترے گا۔فرشتے اُس کا منہ ملک شام کی طرف کردینگے وہاں ہلاک ہوگا۔(متفق علیہ)

(۴)''وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاَیْتُنِی اللَّیْلَةَ عِنْدَالْكَعْبَةِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنَ مَااَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَااَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْرَجَّلَهَافَهِیَ تَقْطُرُمَاءً مُتَّكِئًاعَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَافَقَالُوْا هٰذَاالْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَابِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی كَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَیْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًایَدَیْهِ عَلٰی مَنْكِبَیْ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَاالْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔''(مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ۴۰)

ترجمہ۔عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات کعبہ کے نزدیک میں نے ایک بہت خوبصورت گندم گوں رنگ کا آدمی دیکھا ہے جیسا کہ تونے کبھی دیکھا ہے۔کندھے تک اُسکے بال ہیں بہت خوبصورت جو تو کبھی کسی کے کندھے تک کے بال دیکھے ہوں اُس نے اِن بالوں میں کنگھی کررکھی ہے اِن سے پانی ٹپک رہا ہے۔دوآدمیوں کے کندھوں پرٹیک لگائے بیت اللہ کا طواف کررہا ہے میں نے کہا یہ کون ہے۔اُنہوں نے کہا یہ مسیح ابن مریم ہے پھر میں نے ایک آدمی دیکھا جس کے بال سخت گھنگریالے ہیں اُس کی بائیں آنکھ کانی ہے۔اُسکی آنکھ ایسے ہے جیسے پھولا ہوا اُنگور کا دانہ۔جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے اِن میں اِبن قطن کیساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے۔دوآدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کررہا ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہے اُنہوں نے کہا یہ مسیح دجّال ہے۔(متفق علیہ)

(۵)''عَنِ الْمُغِیْرَةِؓ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَاسَاَلَ اَحَدٌرَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّاسَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ لِیْ مَایَضُرُّكَ قُلْتُ اِنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلُ خُبْزٍ وَنَهْرُ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنَ عَلَی اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔''(مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ۴۳)

ترجمہ۔مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دجّال کے متعلق اِس قدر نہیں پوچھا جس قدر میں نے پوچھا ہے،آپ نے مجھے فرمایا وہ تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا میں نے کہا لوگ کہتے ہیں اُس کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اِس سے زیادہ ذلیل ہے۔(متفق علیہ)

(۶)''وَعَنِ النَّوَّاسِؓ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَخْرُجْ وَ اَنَا فِیْكُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ دُوْنَكُمْ------وَ یَبْقٰی شِرَارُالنَّاسِ یَتَهَارَجُوْنَ فِیْهَاتَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَیْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔''(مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ۳۳)

ترجمہ۔نواسؓ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجّال کا ذکر کیا،فرمایا اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو میں اُس کیساتھ جھگڑنے والا ہوں اور اگر میری عدم موجودگی میں نکلا تو ہر آدمی اپنے نفس کا جھگڑا کرنیوالا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے دجّال نوجوان ہوگا اُسکے بال گھنگریالے ہوں گے اُس کی آنکھ پھوٹی ہوئی ہے میں اُس کو عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔تم میں سے جو اُس کو پالے سورۃ کہف کی ابتدائی آیات اُس پر پڑھے ایک روایت میں ہے سورۃ کہف کی اِبتدائی آیات پڑھے وہ

اُس سے امان کا سبب ہیں۔شام اور عراق کے درمیان ایک راہ سے ظاہر ہوگا۔دائیں جانب فساد کرے گا اور بائیں جانب فساد کرے گا۔اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول زمین میں کس قدر ٹھہرے گا فرمایا چالیس دن ایک دن ایک سال کا ہوگا۔ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ کا باقی ایام اپنے معمول کے مطابق ہوں گے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول جو دن سال کا ہوگا کیا ہم کو ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی فرمایا نہیں نمازوں کے وقت کا اندازہ لگا لیا کرو۔ہم نے کہا اے اللہ کے رسول کس قدر جلدی زمین میں پھرے گا فرمایا جس طرح بادل کے پیچھے ہوا لگے۔ایک قوم کے پاس آئے گا اُن کو بلائے گا۔وہ اِس پر ایمان لے آئیں گے ، آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا۔زمین کو حکم دے گا وہ اُگائے گی۔شام کو اُن کے پاس اُن کے مویشی آئیں گے اُن کی کوہانیں دراز ہوں گی تھن خوب پورے اور کوکھیں خوب بھری ہوئی ہونگی۔پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا اُن کو بلائے گا وہ اِس کا انکار کر دیں گے وہ اُن سے پھرے گا وہ قحط میں مبتلا ہو جائیں گے۔اُن کے پاس اُن کے اموال میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔ایک ویرانہ کے پاس سے گزرے گا اِس کو کہے گا اپنے خزانے باہر نکال اُسکے خزانے اُس کے پیچھے چلنے لگیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں۔پھر ایک بھرپور نوجوان کو بلائے گا اُس کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا اور تیر کے نشانہ کی مسافت پر پھینک دے گا۔پھر اُس کو بلائے گا وہ مسکراتا ہوا آئے گا اور اُس کا چہرہ چمکتا ہوگا۔وہ اِس طرح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمائے گا وہ دمشق کے مشرقی جانب بیضاء منارہ سے اُتریں گے۔دو زرد رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے ہوں گے اپنے ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہونگے جب اپنے سر کو نیچا کریں گے اُس سے قطرے گریں گے اور جب سر اٹھائیں گے چاندی کے موتیوں کی مانند قطرے گریں گے۔جس کافر تک اُن کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائیگا اُن کی خوشبو جہاں تک اُن کی نظر پہنچتی ہے وہاں تک پہنچے گی۔آپ دجّال کو طلب کریں گے یہاں تک کہ بابِ لُد کے پاس اُس کو جالیں گے اُس کو قتل کریں گے۔پھر حضرت عیسیٰ کے پاس ایک جماعت کے لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا ہوگا اُن کے چہروں سے گرد و غبار صاف کریں گے اور جنت میں اُنکے درجات اُن کو بتلائیں گے۔وہ اِسی طرح ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا۔میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کر دیئے ہیں کسی کو اُن کے مقابلے کی طاقت نہیں۔میرے ان بندوں کو طور کی طرف لے جاؤ۔اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا وہ ہر بلند زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔بحیرہ طبریہ پاس سے اُن کی اگلی جماعت گزرے گی وہ اِس کا سارا پانی پی جائیں گے۔پھر آخری جماعت گزرے گی اور کہے گی کبھی یہاں بھی پانی ہوتا ہوگا۔پھر چلتے چلتے خمر پہاڑ کے قریب پہنچیں گے جو کہ بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے۔کہیں گے ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا ہے آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ اُن کے تیر خون سے آلودہ کر کے واپس لوٹائے گا۔اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور اُن کے ساتھی محصور ہو جائیں گے۔یہاں تک کہ بیل کا ایک سر سو دینار سے بہتر معلوم ہوگا۔اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُنکے ساتھی اللہ سے دُعا کریں گے۔اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا وہ ایک جان کی طرح سب مردہ ہو جائیں گے پھر اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُن کے ساتھی زمین کی طرف اُتریں گے وہ زمین میں ایک بالشت جگہ نہیں پائیں گے مگر اُس کو اُنکی چربی اور بدبو نے بھر دیا ہوگا۔اللہ کے نبی عیسیٰ اور اُنکے ساتھی دُعا کریں گے اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اُونٹوں کی طرح ہوں گی وہ اُن کو اُٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔ایک روایت میں ہے اُن کو نہبل مقام میں پھینک دیں گے۔مسلمان اُنکی کمانوں، تیروں اور ترکشوں سے سات برس تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا اُس سے کوئی مٹی پتھر کا گھر یا روئی کا خیمہ چھپا نہیں سکے گا وہ بینہ زمین کو دھو ڈالے گا۔یہاں تک کہ صاف آئینہ کی مانند کر دے گا پھر زمین کو کہا جائے گا اپنی برکت ظاہر کر اور پھل نکال اُس وقت ایک جماعت ایک انار کھائے گی اُسکے چھلکے سے سایہ پکڑیں گے۔دودھ میں برکت دی جائے گی۔یہاں تک کہ ایک اونٹنی آدمیوں کی ایک کثیر جماعت کو کفایت کرے گی۔گائے ایک قبیلہ کو کافی ہوگی۔بکری آدمیوں کی ایک چھوٹی جماعت کو کافی ہوگی۔لوگ اِسی طرح ہونگے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا وہ اُن کو بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور ہر مومن اور مسلمان کی رُوح قبض کر لے گی بُرے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح اِختلاط کریں گے۔اِن پر قیامت قائم ہوگی (روایت کیا اِس کو مسلم نے)۔

(۷) "وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ." (مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ ۴۷)

ترجمہ۔اُم شریکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ دجّال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں پر جا چڑھیں گے۔اُم شریک نے کہا میں نے کہا اِس دن عرب کہاں ہونگے فرمایا وہ اِس وقت تھوڑے ہونگے۔روایت کیا اِسکو مسلم نے۔

(۸) "وَعَنْ عُمَرِوْبْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةِ الصِّدِّيْقِؓ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهٗ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ." (مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ ۴۱)

ترجمہ۔عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے وہ ابوبکر صدیق سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجّال کے متعلق باتیں کیں فرمایا وہ مشرق سے نکلے گا جس کا نام

خراسان ہے۔ بہت سی قومیں اُس کی پیروی اختیار کریں گی اُنکے چہرے تہ بتہ ڈھال کی طرح ہونگے۔ روایت کیا اُسکو ترمذی نے۔

(۹) "وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَابَیْنَ اُذُنَیْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔" (مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ ۴۳) ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں دجّال ایک سفید گدھے پر نکلے گا اُسکے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ستر کلاوے ہوگا۔ روایت کیا اِسکو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

(۱۰) "وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ فَانْتَفَخَ حَتّٰی مَلَاءَ السِّکَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهٗ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَ مِنْ اِبْنِ صَیَّادٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ یَغْضُبُهَا۔" (صحیح مسلم جلد۶ صفحہ ۳۹۵)

ترجمہ۔ نافعؓ سے روایت ہے کہا ابن صیاد مدینہ کے ایک راستہ میں ابن عمرؓ کو ملا ابن عمرؓ نے اُس کو ایسی بات کہہ دی جس سے وہ ناراض ہوگیا وہ پھول گیا۔ یہاں تک کہ اُس نے راستہ کو بھر دیا۔ ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ کے گھر گئے۔ اُنہیں اس واقعہ کی اطلاع مل گئی تھی وہ کہنے لگی اللہ تجھ پر رحم کرے ابن صیاد سے تو کیا چاہتا تھا۔ کیا تجھے علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ دجّال ایک غصہ کی وجہ سے نکلے گا جو اُس کو ناراض کردے گا۔ (روایت کیا اِسکو مسلم نے)

(۱۱) "عَنْ نَافِعٍ قَالَ۔۔۔۔۔۔۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهٗ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یَبْعَثُهٗ عَلَی النَّاسِ غَضَبٌ یَّغْضَبُهٗ۔" (صحیح مسلم جلد۶ صفحہ ۳۹۶) ترجمہ۔ نافعؓ سے روایت ہے کہا۔۔۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اوّل جو چیز دجّال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اُس کا غصہ ہے (یعنی غصہ اُسکو نکالے گا)۔

(۱۲) "وَعَنْ جَابِرٍ۔۔۔ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ یَّکُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهٗ اِنَّمَا صَاحِبُهٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَاِلَّا یَکُنْ هُوَ فَلَیْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُشْفِقًا اَنَّهٗ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ" (مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ ۴۷ تا ۴۸)

ترجمہ۔ جابرؓ سے روایت ہے۔۔۔۔۔ عمرؓ بن خطاب کہنے لگے۔ مجھ کو اجازت دیں کہ میں اُس کو قتل کردوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تُو اِس کا صاحب نہیں ہے، اِسکے صاحب عیسیٰ ابن مریم ہیں، اگر وہ نہیں ہیں تو یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایک ذمی آدمی کو قتل کرے۔ نبی ﷺ ڈرتے رہے کہ کہیں یہ دجّال نہ ہو۔ (روایت کیا اِسکو شرح السنہ میں)

(۱) جیسا کہ حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسیح ابن مریم دمشق کے مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔ ان الفاظ میں کیا آپ ﷺ کی یہ مراد تھی کہ وہ سفید منارہ دمشق میں ہوگا؟ ہرگز آپ ﷺ کی یہ مراد نہیں تھی۔ بلکہ آپ ﷺ کے منشاء کی وضاحت حضرت مہدیؑ نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

"اب اے دوستو یہ منارہ اس لیے تیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهٗ (بنی اسرائیل آیت:۲) اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اوّل دمشق سے شروع ہوئی اور مسیح موعود کا نزول اس غرض سے ہے کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس ایما کیلئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور اس سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔ وہ دمشق سے ٹھیک ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ منارۃ المسیح بھی دمشق سے شرقی جانب واقع ہے۔ ہر ایک طالب حق کو چاہیے کہ دمشق کے لفظ پر خوب غور کرے کہ اس میں حکمت کیا ہے کہ یہ لکھا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کے شرقی طرف نازل ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کی قرار داد باتیں صرف امور اتفاقیہ نہیں ہوسکتے بلکہ انکے نیچے اسرار اور رموز ہوتے ہیں وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی تمام باتیں رموز اور اسرار سے پر ہیں۔ اب ہمارے مخالف گو اس دمشقی حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے منارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بھید ہے۔ بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح اس حدیث کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ کہانی نہیں ہے اور خدا تعالیٰ لغو کاموں سے پاک ہے بلکہ اس حدیث کے ان الفاظ میں جو اوّل دمشق کا ذکر فرمایا اور پھر اسکے شرقی طرف ایک منارہ قرار دیا ایک عظیم الشان راز ہے اور وہ وہی ہے جو ابھی ہم بیان کر چکے ہیں یعنی یہ کہ تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد دمشق سے ہی پڑی تھی۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا۔ اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا اور اس تعلیم کے شائع کرنے کے لیے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے۔ بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرک عظیم کا کھیت اوّل دمشق میں ہی بڑھا اور پھولا اور پھر یہ زہر اور جگہوں میں پھیلتی گئی۔ پس چونکہ خدا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسان کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اوّل دمشق میں ہی رکھا گیا اس لیے خدا نے اس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی۔ پھر دمشق کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مسیح کا منارہ یعنی اسکے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ منارہ دمشق کی ایک جز ہے اور دمشق میں واقع ہے جیسا

کہ بدقسمتی سے سمجھا گیا۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دور کریگا اور یہ ایک اشارہ تھا کیونکہ مسیح کے منارہ کو جسکے قریب اس کا نزول ہے دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا اور دمشقی تثلیث کو اسکے مغربی طرف رکھا اور اس طرح پر آنے والے زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی کی کہ جب مسیح موعود آئے گا تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے اور اس کے مقابل پر تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے دن بدن پژمردہ ہوتا جائے گا کیونکہ مشرق سے نکلنا خدا کی کتابوں سے اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے اور مغرب کی طرف جانا ادبار کی نشانی۔ اور اسی نشانی کی طرف ایماء کرنے کیلئے خدا تعالیٰ نے قادیاں کو جو مسیح موعود کا نزول گاہ ہے دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا اور دمشق کو اس سے مغرب کی طرف رکھا۔ بڑا دھوکہ ہمارے مخالفوں کو یہ لگا ہے کہ انہوں نے حدیث کے لفظوں میں یہ دیکھ کر کہ مسیح موعود اس منارہ کے قریب نازل ہوگا جو دمشق کی شرقی طرف ہے یہ سمجھ لیا کہ وہ منارہ دمشق میں ہی واقع ہے۔ حالانکہ دمشق میں ایسے منارہ کا وجود نہیں۔ اور یہ خیال نہیں کیا کہ اگر کہا جائے کہ اگر مثلاً فلاں جگہ فلاں شہر کے شرقی طرف ہے تو کیا ہمیشہ اس سے یہ مراد ہوا کرتا ہے کہ وہ جگہ اس شہر سے پیوستہ ہے۔ اور اگر حدیث میں ایسے لفظ بھی ہوتے جن سے قطعی طور پر یہی سمجھا جاتا کہ وہ منارہ دمشق کیساتھ پیوستہ ہے اور دوسرے احتمال کی راہ نہ ہوتی تاہم ایسا بیان دوسرے قرائن کے مقابل پر قابل قبول نہ ہوتا۔ مگر اب چونکہ حدیث پر غور کرنے سے صاف طور پر سمجھ آتا ہے کہ اس حدیث کا صرف یہ منشاء ہے کہ وہ منارہ دمشق کے شرقی طرف ہے نہ درحقیقت اس شہر کا ایک حصہ تو دیانت سے بعید اور عقلمندی سے دور ہے کہ خدا تعالیٰ کی ان حکمتوں اور بھیدوں کو نظر انداز کر کے جنکو ہم نے اس اشتہار میں بیان کر دیا ہے بے وجہ اس بات پر زور ڈالا جائے کہ وہ منارہ جس کے قریب مسیح کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس منارہ سے اس مسجد اقصیٰ کا منارہ مراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی۔ اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کیلئے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقعہ پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور معہ سود واپس لیں گے۔ کاش انکے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے۔ جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی روح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا مگر یہ فتح ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کیساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد۳ صفحہ ۲۸۷ تا ۲۹۵)

(۲) یہ جو منارۃ المسیح دمشق کے مشرق میں بمقام قادیان حضرت مہدیؑ نے بحکم الٰہی بنایا تھا۔ اسکے تعمیر کرنے کا مقصد یہی نہ تھا کہ یہ منارہ آپؑ کی صداقت کیلئے بنایا گیا تھا بلکہ اس کے بنانے میں یہ بھید بھی تھا کہ اس منارہ کے حوالے سے آپؑ کے بعد آپ کے روحانی فرزند یعنی غلام مسیح الزماں کا نزول ہوگا۔ اور اس طرح آنخضرت ﷺ کی حدیث حرف بہ حرف پوری ہو جائے گی۔ جیسا کہ منارۃ المسیح کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں۔

''یہ مناۃ المسیح کیا چیز ہے اور اسکی کیا ضرورت ہے۔ سو واضح ہو کہ ہمارے سید و مولےٰ خیر الاصفیاء خاتم الانبیاء سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ کی یہ پیشگوئی ہے کہ مسیح موعود جو خدا کی طرف سے اسلام کے ضعف اور عیسائیت کے غلبہ کے وقت میں نازل ہوگا اس کا نزول ایک سفید منارہ کے قریب ہوگا جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اس پیشگوئی کے پورا کرنے کیلئے دو مرتبہ اسلام میں کوشش کی گئی ہے۔ اوّل ۷۴۱ھ سے پہلے دمشق کی شرقی طرف سنگ مرمر کے پتھر سے ایک منارہ بنایا گیا تھا جو دمشق سے شرقی طرف اور جامع اموی کی ایک جز تھی اور کہتے ہیں کہ کئی لاکھ روپیہ اس پر خرچ آیا تھا اور بنانے والوں کی غرض یہ تھی کہ تا وہ پیشگوئی رسول اللہ ﷺ کی پوری ہو جائے۔ لیکن بعد اسکے نصاریٰ نے اس منارہ کو جلا دیا۔ پھر اس حادثہ کے بعد ۷۴۱ھ میں دوبارہ کوشش کی گئی کہ وہ منارہ دمشق کی شرقی طرف پھر تیار کیا جائے۔ چنانچہ اس منارہ کیلئے بھی غالباً ایک لاکھ روپیہ تک چندہ جمع کیا گیا۔ مگر خدا تعالےٰ کی قضا و قدر سے جامع اموی کو آگ لگ گئی اور وہ منارہ بھی جل گیا۔ غرض دونوں مرتبہ مسلمانوں کو اس قصد میں ناکامی رہی۔ اور اس کا سبب یہی تھا کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ قادیان میں منارہ بنے کیونکہ مسیح موعود کے نزول کی یہی جگہ ہے۔ سو اب یہ تیسری مرتبہ ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو موقع دیا ہے کہ اس ثواب کو حاصل کریں۔ جو شخص اس ثواب کو حاصل کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہمارے انصار میں ہوگا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد۳ صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۶)

(۳) حدیث میں یہ جو بیان فرمایا گیا ہے کہ ''جس کافر تک انکی خوشبو پہنچے گی وہ مرجائے گا۔ انکی خوشبو کا اثر جہاں تک انکی نظر پہنچے گی، وہاں تک پہنچے گا۔'' آنخضرت ﷺ کا یہ کلام تمثیلی کلام ہے اور جو لوگ آپ ﷺ کے اس کلام کو ظاہر پر محمول کریں گے وہ سچائی کو پانے سے محروم رہیں گے۔ اب ان الفاظ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کی سانس زہریلی نہیں ہوگی جس سے منکرین خدا ہلاک ہونگے۔ بلکہ اس کے پاس کوئی زبردست روحانی حربہ ہوگا جس سے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق تمام باطل عقائد (تثلیث وغیرہ) اور ملحدوں کے تمام باطل تصورات نیست و نابود ہو جائیں گے۔ اسلام کا پیش کردہ سچا الٰہی تصور دیگر باطل الٰہی تصورات کو نگل جائے گا اور اس طرح ادیان باطلہ پر دین اسلام کا یہی علمی

غلبہ اسکی فتح کی نشانی ہوگا۔اب متذکرہ بالا احادیث سے جو دجّال موعود کا حلیہ سامنے آتا ہے وہ کچھ اس طرح ہے۔

(۱) دجّال ناراض ہوکر غصہ کی وجہ سے خروج کرے گا۔

(۲) بہت ساری قومیں (یعنی ملک) دجّال کی پیروی کریں گی۔

(۳) دجّال کیساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا۔

(۴) دجّال ایک سفید گدھے پر نکلے گا، اسکے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ستر کلاوے ہوگا۔

(۵) دجّال کیساتھ پانی اور آگ ہوگی۔

(۶) دجال مشرق سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے۔

(۷) دجّال سے ڈر کر لوگ بھاگیں گے یہانتک کہ پہاڑوں پر جا چڑھیں گے۔

(۸) دجّال ایک قوم کے پاس آئے گا وہ اس پر ایمان لے آئے گی اور اسکی بدولت اسکے ہاں مال کی فراوانی ہوجائے گی۔ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا جو اسکا انکار کردے گی اور اس انکار کی بدولت وہ قوم قحط میں مبتلاء ہوجائے گی۔

آنحضرتﷺ کی بیان فرمودہ علامات کی روشنی میں خاکسار لوگوں سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا اب دجال موعود کا خروج ہو چکا ہے یا کہ نہیں؟ آپ سب بہ یک آواز کہیں گے کہ آنحضرتﷺ کی بیان فرمودہ نشانیوں کے مطابق دجّال موعود کا خروج ہو چکا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ اگر دجّال موعود کا خروج ہو چکا ہے تو پھر اس کو ہلاک کرنے والے موعود مسیح ابن مریم کہاں ہیں؟ خاکسار عرض کرتا ہے کہ وہ لوگ بڑی غلطی پر ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصریؑ زندہ مادی جسم کیساتھ آسمان پر چلے گئے ہیں اور وہی اپنے مادی جسم کیساتھ آسمان سے نازل ہوکر دجّال کو ہلاک کریں گے۔یہ خیال سراسر دھوکہ ہے۔آپ سب جانتے ہیں کہ اب سے قریباً ایک صدی قبل حضرت مرزا غلام احمدؑ نے مہدی موعود کے علاوہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا۔آپؑ اپنے دعویٰ میں سچے تھے لیکن آپ سب اُنہیں پہچان نہ سکے۔حضرت مرزا صاحبؑ نے اس زمانے میں فرمایا تھا کہ اے لوگو! اگر تمہارے خیال کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ زندہ بجسم عنصری آسمان پر گئے ہیں تو آپ سب دعائیں کرو کہ وہ اب آسمان سے اُتر آئیں تا کہ میرا دعویٰ باطل ہوجائے۔میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ سب لوگ ایک صدی سے یہ دعائیں کررہے ہیں کہ آپکے خیال کے مطابق آسمان پر اُٹھائے گئے مسیح ناصریؑ زمین پر اتر آئیں تا کہ زمینی مسیح موعود (حضرت مرزا صاحبؑ) کا دعویٰ باطل ہوجائے۔آپ سب گواہ ہیں کہ آپکا آسمانی مسیح ناصریؑ آج تک زمین پر نہیں آیا اور آتا بھی کیسے؟ اگر کوئی اوپر گیا ہوتا تبھی وہ آسمان سے آتا۔خدا کیلئے اس جھوٹے غیر عقلی اور غیر قرآنی عقیدہ کو چھوڑ دو اور اسلام کو بدنام نہ کرو۔آپ سب حضرت مہدیؑ (آنحضرتﷺ کے روحانی فرزند) کے دامن میں پناہ لے کر اپنی عاقبت سنوارلو۔اگر آپکے بزرگ حضرت مہدیؑ کو پہچان نہیں سکے تو اب آپ تو ہوش کے ناخن لو اور اپنی آنکھیں کھولو۔آج یہ عاجز بحیثیت غلام مسیح الزماں آپ سے مخاطب ہے اور آپؑ نے اپنے موعود ذکی غلام کو مسیح ابن مریم کا بھی نام دیا ہے۔اور یہ وہی مسیح ابن مریم ہے جس کا آنحضرتﷺ نے اپنی حدیث میں ذکر فرمایا ہے۔

میں افراد جماعت احمدیہ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب لوگ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود غلام سے آنکھیں کیوں چرا رہے ہو؟ آپ سب کی فلاح اور کامیابی اس کے قبول کرنے میں ہے۔آپ لوگ جانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ دجّال موعود کا خروج ہو چکا ہے۔لیکن ساتھ ہی آپ کے علماء یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس دجّال کا مقابلہ مسیح موعود کی جماعت نے کرنا ہے۔حالانکہ یہ غلط ہے۔دجّال کا مقابلہ اور ہلاکت موعود مسیح ابن مریم یا غلام مسیح الزماں کے ذریعہ مقدر ہے اور مسیح موعود کی جماعت بھی غلام مسیح الزماں کیساتھ ہی ہوگی۔اور یہ مقابلہ توپ اور تلوار سے نہیں بلکہ آسمانی حربہ کیساتھ ہوگا یعنی دعا اور دلائل و براہین کے ساتھ ہی اس دجّالی فتنہ کا قلع قمع ہوگا۔''صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے'' کے مطابق اگر آج بھی آپ اپنی آنکھیں کھول لو تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں آپ بھولے ہوئے شمار نہیں ہوگے۔مزید برآں حضرت مسیح ناصریؑ نے بھی اپنی آمد ثانی کیلئے کسوف وخسوف کی نشانی کا ذکر کیا ہے۔جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں۔

''مگر ان دنوں میں اس مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ O اور آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہیں وہ ہلائی جائیں گی۔ O اور اس وقت لوگ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کیساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔ O اس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے برگزیدوں کو زمین کی اِنتہا سے آسمان کی اِنتہا تک چاروں طرف سے جمع کریگا۔ O'' (مرقس باب۔۱۳ آیات۔۲۴،۲۵،۲۶،۲۷)

اور اسی طرح متی باب۔۲۴ آیات۔۲۹،۳۰ کے علاوہ لوقا باب۔۲۱ آیات۔۲۵،۲۶ اور ۲۷ میں بھی اسی نشان کا ذکر ملتا ہے۔علاوہ اسکے اس نشان کا ذکر قرآن پاک میں سورة قیامت کی آیت نمبر ۱۰ میں بھی ملتا ہے۔جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ قوانین قدرت کے مطابق عمومی کسوف وخسوف کے واقعات تو ہوتے رہتے ہیں اور ہم ان کو نشان قرار نہیں دے

سکتے۔لیکن کسوف وخسوف کا وہ واقعہ جس کی خبر پہلے سے موجود ہو اور وہ واقعہ ہو بھی خاص موعود ماہ اور آیام میں تو پھر ایسا کسوف وخسوف ایک نشان بن جاتا ہے اور اس کا انکار ممکن نہیں۔آنحضرت ﷺ کی خبر کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کے بعد جو کسوف وخسوف کا واقعہ ۱۸۹۴ء میں رونما ہوا تھا۔اب پھر میرے دعویٰ جون ۲۰۰۲ء کے بعد ویسا ہی کسوف وخسوف کا واقعہ رونما ہوا ہے۔وہ یہ کہ ۱۳ رمضان ۱۴۲۴ھ بمطابق ۸ نومبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ چاند گرہن ہوا اور اسی ماہ صیام کی اٹھائیس تاریخ بمطابق ۲۳ نومبر ۲۰۰۳ء بروز اتوار کو سورج گرہن ہوا۔آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق رونما ہونے والا یہ کسوف وخسوف کا خاص نشان اگر میرے آقا حضرت مرزا صاحبؑ کی سچائی پر آسمانی نشان تھا تو پھر آج یہی آسمانی نشان آپؑ کے موعود ز کی غلام کی سچائی کیلئے بھی رونما ہو گیا ہے۔الحمد للہ۔فَتَدَبَّرُوْا اَيُّهَا الْعَاقِلُوْن۔آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کو زکی غلام کی بشارت دیتے ہوئے یہ وعدہ فرمایا تھا۔

۱۸۔فروری ۱۹۰۷ء ”(۱) كُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَهٗ (۲) مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا۔گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔“(تذکرہ صفحہ ۵۸۸ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴۔فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

اور یہ وعدہ اب یقیناً پورا ہوگا۔آج دین اسلام اندرونی اور بیرونی آفات میں گھرا ہوا ہے۔خدا کیلئے اپنے گروہی اختلافات اور مفادات کو چھوڑتے ہوئے ایک ہو جاؤ اور اپنے دین کا دعا اور دوا سے دفاع کرو۔جہاد بالسیف کا زمانہ گزر چکا ہے اور اب ہم نظریاتی دور میں داخل ہو چکے ہیں۔آج اصل جہاد یہی ہے کہ ہم مغرب سے مرعوب ہوئے بغیر علم وحکمت کی دنیا میں قرآنی علمی نظریات کا جھنڈا گاڑیں تا کہ ہمارا صدیوں سے جھکا ہوا سر ایک بار پھر فخر سے بلند ہو جائے آمین۔

یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدہا آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دُعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

۱۰۔اپریل ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆